اوّل ایڈیشن: رجب 1442ھ/فروری 2021

انبیاء کرام علیہم السلام کی برزخی حیات سے متعلق متعدد احادیث وحکایات کی تحقیق

عقیدہ حیاتِ انبیاء کرام علیہم السلام

سے متعلق متعدد احادیث وحکایات کی تحقیق

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

پیش لفظ

بندہ نے کچھ عرصہ قبل ’’موت، قبر اور برزخ سے متعلق بنیادی عقائد‘‘ کے نام سے ایک تفصیلی رسالہ لکھا تھا، جس میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی برزخی حیات سے متعلق تفصیلات اور متعدد دلائل بھی ذکر کیے تھے۔ پھر ارادہ ہوا کہ ان میں سے ہر حدیث کی مفصَّل تحقیق کی جائے تو اسی مقصد کے لیے ’’سلسلہ اصلاحِ اَغلاط‘‘ کے تحت کئی قسطوں میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی برزخی حیات سے متعلق متعدد احادیث کی تحقیق کی گئی، ساتھ میں کچھ احادیث اور حکایات کا مزید اضافہ بھی کیا گیا۔ اب ان قسطوں کو یکجا شائع کیا جارہا ہے تاکہ استفادہ میں سہولت رہے، البتہ ترتیب اور انداز قسطوں والا ہی رکھا گیا۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ زیرِ نظر قسطوں اور مجموعہ میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی برزخی زندگی سے متعلق تفصیل بیان کرنا مقصود نہیں، بلکہ صرف اس سے متعلق متعدد احادیث اور حکایات کی تحقیق مقصود ہے، اس لیے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی برزخی زندگی سے متعلق تفصیلات کے لیے بندہ کا رسالہ ’’موت، قبر اور برزخ سے متعلق بنیادی عقائد‘‘ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرات اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیرًا

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرما کر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ مبین الرحمٰن
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
رجب 1442ھ/فروری 2021
03362579499

فہرست

تحقیقِ حدیث: انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں !

تحقیقِ حدیث: نبی کریم ﷺ کا قبر مبارک کے قریب درود وسلام سننا !

تحقیقِ حدیث: معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا !

تحقیقِ حدیث: عیسیٰ علیہ السلام کی روضہ اطہر پر حاضری اور حضور ﷺ کا جواب دینا !

تحقیقِ حدیث: اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور انھیں رزق دیا جاتا ہے !

تحقیقِ حدیث: حضور اقدس ﷺ اُمتی کے سلام کا جواب دیتے ہیں !

تحقیقِ حکایت: روضہ اقدس سے اذان اور اقامت کی آواز سنائی دینا !

تحقیقِ حکایت: روضہ اقدس کے پاس جاکر بارش کی دعا کی درخواست !

تحقیقِ حدیث: فرشتے اُمتیوں کا درود وسلام پہنچاتے ہیں !

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر515:

تحقیقِ حدیث:

انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں!

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تحقیقِ حدیث: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں!

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: ’’انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔‘‘

1۔ یہ حدیث امام ابو یعلیٰ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ’’مسند ابی یعلیٰ‘‘ میں روایت فرمائی ہے:

٣٤٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْجَهْمِ الْأَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ». (مسند أنس بن مالك رضي الله عنه)

2۔ یہ روایت امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتاب ’’حياة الأنبياء‘‘ میں روایت فرمائی ہے:

٢- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ فِيمَا أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ: أنبأ أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ قَالَ: أنبأ أَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ: حدثنا أَبُو الْجَهْمِ الْأَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ: حدثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حدثنا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ».

حدیث کی تحقیق:

ذیل میں مذکورہ حدیث سے متعلق امت کے ائمہ کرام اور محدثین عظام کی تصریحات ذکر کی جاتی ہیں تاکہ یہ بات بخوبی واضح ہوجائے کہ مذکورہ حدیث بالکل صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1۔ حضرت علامہ عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ نے ’’فیض القدیر‘‘ میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے:

٣٠٨٩: «الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون»؛ لأنهم كالشهداء بل أفضل، والشهداء أحياء عند ربهم .... وهو حديث صحيح. (حرف الهمزة: فصل في المحلى بأل من هذا الحرف)

2۔ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ’’فتح الباری شرح صحیح البخاری‘‘ میں امام بیہقی رحمہ اللہ کے حوالے سے مذکورہ

حدیث ذکر کر کے اس کے راویوں کی توثیق بیان فرمائی، پھر فرمایا کہ: یہ حدیث ''مسند ابی یعلیٰ'' میں بھی اسی سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے، پھر فرمایا کہ: امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے:

وَقَدْ جَمَعَ الْبَيْهَقِيُّ كِتَابًا لَطِيفًا فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ فِي قُبُورِهِمْ، أَوْرَدَ فِيهِ حَدِيثَ أَنَسٍ: «الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ». أَخْرَجَهُ مِنْ طَرِيقِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَهُوَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيحِ، عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيدٍ وَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمد وابن حبان، عَن الْحَجَّاج الْأَسود وَهُوَ بن أَبي زِيَاد الْبَصْرِيّ وَقد وَثَّقَهُ أَحْمد وابن مُعِينٍ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْهُ. وَأَخرَجَهُ أَيْضًا أَبُو يَعْلَى فِي «مُسْنَدِهِ» مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَأَخرَجَهُ الْبَزَّارُ لَكِنْ وَقَعَ عِنْدَهُ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ وَهُوَ وَهْمٌ، وَالصَّوَابُ: الْحَجَّاجُ الْأَسْوَدُ كَمَا وَقَعَ التَّصْرِيحُ بِهِ فِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ، وَصَحَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ.

(قوله: باب قول الله تعالى: واذكر في الكتٰب مريم إذ انتبذت من أهلها)

3۔ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ نے ''مرقاۃ المفاتیح'' میں مذکورہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے:

وَصَحَّ خَبَرُ: «الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ». (بَابُ الْجُمُعَةِ)

4۔ حضرت علامہ سمہودی رحمہ اللہ نے ''وفاءُ الوفاء'' میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ نے ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے:

وروى ابن عدي في «كامله» عن ثابت عن أنس رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: «الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون»، ورواه أبو يعلى برجال ثقات، ورواه البيهقي وصححه.

(الفصل الثاني في بقية أدلة الزيارة)

5۔ حضرت علامہ محدث ہیثمی رحمہ اللہ نے ''مجمع الزوائد'' میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں:

١٣٨١٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ». رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُ أَبِي يَعْلَى ثِقَاتٌ. (باب ذكر الأنبياء صلى الله عليهم وسلم)

6۔ حضرت علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی رحمہ اللہ ''شرح الزرقانی علی موطأ امام مالک'' میں فرماتے ہیں کہ امام

بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے:

وَجَمَعَ الْبَيْهَقِيُّ كِتَابًا لَطِيفًا فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ، وَرَوَى فِيهِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: «الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ». (بَابُ صِفَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام وَالدَّجَّالِ)

7۔ حضرت امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ "فیض الباری شرح صحیح بخاری" میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کر کے اس کی تصحیح کی ہے، اور امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے:

وفي «البيهقي» عن أنس وصححه ووافقه الحافظ في المجلد السادس: «أَنَّ الأنبياء أحياءٌ في قبورهم يصلون». (باب رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسَاجِدِ)

مذکورہ محدثین کرام اور اکابرِ امت کے علاوہ دیگر متعدد حضرات محدثین نے بھی اس حدیث کو صحیح اور اس کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے۔

وضاحتیں:

1۔ مذکورہ حدیث متعدد کتبِ احادیث میں روایت کی گئی ہے جن میں سے بعض کی سند کے بارے میں محدثین کرام نے کلام بھی کیا ہے، لیکن ماقبل میں جو امام ابو یعلیٰ رحمہ اللہ کی "مسند ابی یعلیٰ" اور امام بیہقی رحمہ اللہ کی "حياة الأنبياء" کے حوالے سے جس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث ذکر ہوئی ہے تو اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، جیسا کہ "فتح الباری شرح صحیح البخاری" کے حوالے سے ان کی توثیق ذکر ہوئی، اور انھی دو کتب کی روایت کردہ حدیث سے متعلق ماقبل میں حضرات محدثین کرام رحمہم اللہ کی تصحیح بھی ذکر ہوئی کہ ان کی روایت کردہ حدیث صحیح ہے۔

اس تفصیل سے اُن لوگوں کی غلطی واضح ہو جاتی ہے کہ جو "مسند ابی یعلیٰ" اور "حياة الأنبياء" کی صحیح سند والی روایت کو چھوڑ کر ضعیف سند والی روایت پیش کر کے کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ واضح رہے کہ یہ مغالطہ ہے۔ مذکورہ حدیث کے راویوں کی توثیق اور اس سے متعلق وارد ہونے والے شبہات کے تفصیلی

ازالے کے لیے دیکھیے کتاب: تسکین الصدور۔

2۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی مبارک قبروں میں نماز ادا کرنا کسی شرعی پابندی کے طور پر نہیں بلکہ لذت وسرور کے طور پر ہے۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

29 جمادی الثانیہ 1442ھ/12 فروری 2021

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 516:

تحقیقِ حدیث:

نبی کریم ﷺ کا قبر مبارک کے قریب درود وسلام سننا!

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تحقیقِ حدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ اقدس کے قریب درود وسلام سننا!

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے تو میں اسے خود سنتا ہوں، اور جو شخص مجھ پر دور سے درود پڑھتا ہے تو وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔“

- جلاء الأفهام لابن قيم:

وَقَالَ أَبُو الشَّيْخ فِي «كتاب الصَّلَاة على النَّبِي ﷺ»: حَدثنَا عبد الرَّحْمَن بن أَحْمد الْأَعْرَج: حَدثنَا الْحسن بن الصَّباح: حَدثنَا أَبُو مُعَاوِيَة: حَدثنَا الْأَعْمَش عَن أبي صَالح عَن أبي هُرَيْرَة رَضِي الله عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله ﷺ: «من صلى على عِنْد قَبْرِي سمعته، وَمن صلى عَليّ من بعيد أعلمته». وَهَذَا الحَدِيث غَرِيب جدا. (الباب الأول: ما جاء في الصلاة على رسول الله ﷺ)

حدیث کی تحقیق:

1۔ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”فتح الباری“ میں حضرت ابو الشیخ رحمہ اللہ کی روایت کردہ اس حدیث کی سند کو جیّد قرار دیا ہے:

أَخْرَجَهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي «كِتَابِ الثَّوَابِ» بِسَنَدٍ جَيِّدٍ بِلَفْظِ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا بُلِّغْتُهُ». (488/6 دار المعرفہ بیروت)

2۔ حضرت علامہ شمس الدین سخاوی رحمہ اللہ نے ”القول البدیع“ میں حضرت ابو الشیخ رحمہ اللہ کی روایت کردہ اس حدیث کی سند کو جیّد قرار دیا ہے:

وعنه أيضًا -رضي الله عنه- قال: قال رسول الله ﷺ: «من صلى علي عند قبري سمعته، ومن صلى علي من بعيد أعلمته»، أخرجه أبو الشيخ في «الثواب» له من طريق أبي معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عنه، ومن طريقه الديلمي، وقال ابن القيم: إنه غريب، قلت: وسنده جيد كما أفاده شيخنا. (الباب الرابع: فی تبليغه ﷺ سلام من يسلم عليه)

3۔ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ نے ”مرقاۃ المفاتیح“ میں حضرت ابو الشیخ رحمہ اللہ کی روایت کردہ اس

حدیث کی سند کو جیّد قرار دیا ہے:

٩٣٤- (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ») (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) قَالَ مِيرَكُ نَقْلًا عَنِ الشَّيْخِ: وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ، وَابْنُ حِبَّانَ فِي كِتَابِ ثَوَابِ الْأَعْمَالِ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ. (18/3 دار الكتب العلميه)

4۔ حضرت علامہ عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ نے "التیسیر بشرح الجامع الصغیر" میں امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے حوالے سے اس کی سند کو جید قرار دیا ہے:

(من صلى علي عند قبري سمعته، ومن صلي علي نائيا) أي بعيدا عني (أبلغته) أي أخبرت به على لسان بعض الملائكة؛ لان لروحه تعلقا بمقر بدنه الشريف وحرام على الارض أن تأكل أجساد الانبياء فحاله كحال النائم. (هب عن أبي هريرة) قال ابن حجر: إسناده جيد.

(حرف الميم)

5۔ علامہ علی بن محمد کنانی رحمہ اللہ نے بھی "تنزیہ الشریعۃ" میں حضرت ابوالشیخ رحمہ اللہ کی روایت کردہ اس حدیث کی سند کو جیّد قرار دیا ہے، جس کی عبارت آگے ذکر ہو گی ان شاء اللہ۔

حاصل یہ کہ امت کے متعدد حضرات محدثین نے حضرت ابوالشیخ کی سند کو جیّد قرار دیا ہے۔

وضاحتیں:

1۔ مذکورہ حدیث کی ایک سند میں محمد بن مروان السدی الصغیر بھی ہیں جس پر متعدد محدثین کرام نے شدید کلام کیا ہے، لیکن اس سند سے ہمارا استدلال نہیں اور نہ ہی ہم نے اس کو ذکر کیا ہے، بلکہ ہمارا استدلال حضرت ابوالشیخ رحمہ اللہ کی روایت کردہ حدیث سے ہے، جس کی سند کو جیّد قرار دیا گیا ہے اور اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں، اس میں محمد بن مروان السدی الصغیر سمیت کوئی بھی کمزور یا غیر معتبر راوی نہیں ہے۔ اس تفصیل سے اُن لوگوں کی غلطی واضح ہو جاتی ہے کہ جو امام ابوالشیخ کی جیّد سند والی روایت کو چھوڑ کر ضعیف سند والی روایت پیش کر کے کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف اور غیر معتبر ہے۔ یہ واضح مغالطہ ہے۔

2۔ مذکورہ حدیث کے مفہوم پر اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہے اور اسی کے مطابق اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ بھی ہے، گویا کہ اس حدیث کو تلقّی بالقبول بھی حاصل ہے، اس لیے یہ حدیث تعاملِ امت کی وجہ سے بھی درست اور معتبر ہے۔ اسی بنیاد پر یہ نکتہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ مذکورہ حدیث کی جس سند میں محمد بن مروان السدی الصغیر موجود ہے اُس سے اگرچہ ہمارا استدلال نہیں لیکن چوں کہ اس کا اور امام ابو الشیخ کی سند والی حدیث کا مفہوم ایک ہی ہے، اس لیے محمد بن مروان السدی الصغیر کی سند والی روایت بھی اہل السنۃ والجماعۃ کی تائید اور امت کے تعامل کی وجہ سے معتبر قرار پاتی ہے۔

3۔ مذکورہ حدیث کی تائید اُن احادیث سے بھی ہوتی ہے جن میں یہ مضمون مذکور ہے کہ فرشتے دور سے پڑھا جانے والا درود وسلام حضور اقدس ﷺ تک پہنچاتے ہیں اور حضور اقدس ﷺ سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔ یہاں بھی یہ نکتہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس مضمون کی روایات محمد بن مروان السدی الصغیر کی سند والی روایت کی تائید بھی کرتی ہیں، بلکہ اس کے لیے شاہد بھی بن سکتی ہیں۔

- مجموع فتاوى ابن تيمية:

وَاتَّفَقَ الْأَئِمَّةُ عَلَى أَنَّهُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ عِنْدَ زِيَارَتِهِ وَعَلَى صَاحِبَيْهِ؛ لِمَا فِي السُّنَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ». وَهُوَ حَدِيثٌ جَيِّدٌ. وَقَدْ رَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ والدارقطني عَنْهُ: «مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْته وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْته». وَفِي إسْنَادِهِ لِينٌ، لَكِنْ لَهُ شَوَاهِدُ ثَابِتَةٌ؛ فَإِنَّ إبْلَاغَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ مِنَ الْبُعْدِ قَدْ رَوَاهُ أَهْلُ السُّنَنِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، كَمَا فِي السُّنَنِ عَنْهُ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «أَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنْ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمْعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمْعَةِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ». قَالُوا: كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْك وَقَدْ أَرَمْت؟ أَيْ بَلِيت. فَقَالَ: «إنَّ اللهَ تَعَالَى حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ لُحُومَ الْأَنْبِيَاءِ». وَفِي «النسائي» وَغَيْرِهِ عَنْهُ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إنَّ اللهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَائِكَةً يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ». (سئل عن قول بعضهم: الدعاء مستجاب عند قبور أربعة)

4۔ ما قبل میں حضرت حافظ ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ کی کتاب ''جلاء الأفہام'' کے حوالے سے حضرت ابو الشیخ رحمہ اللہ کی روایت ذکر ہوئی ہے جس کی سند کو متعدد جلیل القدر محدثین کرام نے جید قرار دیا ہے، البتہ اس کو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی اسی کتاب میں غریب قرار دیا ہے، اس کے تفصیلی جواب کے لیے اور اسی طرح زیرِ بحث حدیث کے راویوں کی توثیق اور اس سے متعلق وارد ہونے والے شبہات کے تفصیلی ازالے کے لیے دیکھیے کتاب: تسکین الصدور۔

5۔ زیرِ بحث حدیث میں امام اعمش رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے ایک راوی تو امام ابو معاویہ رحمہ اللہ ہیں جو کہ امام ابو الشیخ کی سند میں موجود ہیں، جبکہ دوسرے راوی محمد بن مروان السدی الصغیر ہیں جو کہ امام بیہقی وغیرہ کی سند میں موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ علی بن محمد کنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام اعمش سے روایت کرنے میں السدی الصغیر کا متابع امام ابو معاویہ ہیں جو کہ امام ابو الشیخ کی سند میں موجود ہیں اور اس کی سند جید ہے، جیسا کہ امام سخاوی رحمہ اللہ نے اپنے شیخ امام ابن حجر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔

- تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة:

(٢١) [حَدِيثٌ] «مَنْ صَلَّى علی عندى قَبْرِي سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا وَكَّلَ اللَّهُ بِهَا مَلَكًا يُبَلِّغُنِي، وَكُفِيَ أَمْرَ دُنْيَاهُ وَآخِرَتِهِ، وَكُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا» (خطّ) مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلا يَصح، فِيهِ مُحَمَّد بن مَرْوَان وَهُوَ السّديّ الصَّغِير، وَقَالَ الْعقيلِيّ: لَا أصل لهَذَا الحَدِيث. (تعقب) بِأَن الْبَيْهَقِيّ أخرجه فِي «الشّعب» من هَذَا الطَّرِيق، وتابع السّديّ عَن الْأَعْمَش فِيهِ أَبُو مُعَاوِيَة، أخرجه أَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب. (قلت:) وَسَنَده جيد كَمَا نَقله السخاوي عَن شَيْخه الْحَافِظ ابْن حجر وَالله أعلم. وَله شَوَاهِد من حَدِيث ابْن مَسْعُود وَابْن عَبَّاس وَأبي هُرَيْرَة، أخرجهَا الْبَيْهَقِيّ، وَمن حَدِيث أبي بكر الصّديق أخرجه الديلمي. وَمن حَدِيث عمار أخرجه الْعقيلِيّ من طَرِيق عَليّ بن قَاسم الْكِنْدِيّ. وَقَالَ: عَليّ بن الْقَاسِم شيعي فِيهِ نظر، لَا يُتَابع على حَدِيثه انْتهى. وَفِي «لِسَان الْمِيزَان»: أَن ابْن حبَان ذكر على بْن الْقَاسِم فِي الثِّقَات، وَقد تَابعه عبد الرَّحْمَن بن صَالح وَقبيصَة بن عقبَة. أخرجهُمَا الطَّبَرَانِيّ. (كتاب المناقب والمثالب بَاب فِيمَا يتَعَلَّق بالنبى ﷺ الْفَصْل الثَّانِي)

فوائد:

مذکورہ حدیث سے درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

1۔ حضور اقدس ﷺ اپنی قبر مبارک کے پاس پڑھے گئے درود وسلام کو خود سنتے ہیں اور دور سے پڑھا گیا درود وسلام ان تک فرشتوں کے ذریعے پہنچا دیا جاتا ہے۔

2۔ حضور اقدس ﷺ کو اپنی قبر مبارک میں برزخی زندگی حاصل ہے، درود وسلام کو سننا اس کی دلیل ہے۔

3۔ حضور اقدس ﷺ کو یہ برزخی زندگی اسی قبر مبارک میں حاصل ہے جو کہ مدینہ منورہ میں ہے۔

4۔ حضور اقدس ﷺ ہر جگہ حاضر نہیں، بلکہ اپنے روضہ اقدس میں موجود ہیں، کیوں کہ اگر ہر جگہ حاضر ہوتے تو انھیں فرشتوں کے ذریعے درود وسلام پہنچانے کی ضرورت نہ تھی بلکہ وہ خود ہی سن لیا کرتے، یعنی یہ قریب اور دور کا فرق نہ ہوتا۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
30 جُمادی الثانیہ 1442ھ/13 فروری 2021

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 517:

تحقیقِ حدیث:

معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا!

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تحقیقِ حدیث: معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا!

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: معراج کی رات میں ریت کے سرخ ٹیلے کے قریب حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے۔

- صحیح مسلم میں ہے:

٦٣٠٦- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَتَيْتُ -وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ: مَرَرْتُ- عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ».

(باب مِنْ فَضَائِلِ مُوسَى ﷺ)

مذکورہ حدیث صحیح مسلم کے علاوہ حدیث کی متعدد کتب میں بھی موجود ہے، یہاں صرف صحیح مسلم ہی کے حوالے پر اکتفا کیا جارہا ہے جو کہ کافی ہے۔

فوائد:

مذکورہ حدیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں:

1۔ حضور اقدس ﷺ جب معراج کی رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کا سفر فرمارہے تھے تو راستے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے قریب سے گزر ہوا، تو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے۔

2۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو قبروں میں برزخی حیات حاصل ہے۔

3۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز ادا کرنا اس بات کی بھی دلیل ہے کہ انھیں یہ برزخی زندگی اسی دنیوی جسم میں حاصل ہے۔

4۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز ادا کرنا اس بات کی بھی دلیل ہے کہ انھیں دنیوی جسم میں جو

برزخی حیات حاصل ہے یہ اسی زمینی قبر میں حاصل ہے۔

5۔اس سے یہ بات بھی معلوم ہو جاتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برزخی حیات یعنی عالمِ برزخ میں ان کی مبارک روح کا ان کے مبارک جسم کے ساتھ تعلق اس قدر قوی ہے کہ وہ نماز بھی ادا کرتے ہیں۔

6۔ مذکورہ حدیث سے اہلُ السنۃ والجماعۃ کا یہ عقیدہ بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو اپنی قبروں میں دنیوی جسموں کے ساتھ برزخی حیات حاصل ہے اور وہ اپنی قبروں میں نماز بھی ادا کرتے ہیں۔

7۔ مذکورہ حدیث سے مسند ابی یعلیٰ کی اُس حدیث کی بخوبی تائید ہو جاتی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ :انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔ جس کی تفصیل ما قبل میں مذکور اسی سلسلہ اصلاحِ اغلاط کے سلسلہ نمبر 515 میں ملاحظہ فرمائیں۔ گویا کہ دونوں روایات سے ایک دوسرے کی تائید اور تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔

وضاحت: حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی مبارک قبروں میں نماز ادا کرنا کسی شرعی پابندی کے طور پر نہیں بلکہ لذت وسرور کے طور پر ہے۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
یکم رجب 1442ھ/14 فروری 2021

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر518:

تحقیقِ حدیث:

عیسیٰ علیہ السلام کی روضہ اطہر پر حاضری اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب دینا!

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تحقیقِ حدیث: عیسیٰ علیہ السلام کی روضہ اطہر پر حاضری اور حضور ﷺ کا جواب دینا!

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: ’’قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو القاسم [یعنی محمد ﷺ] کی جان ہے! ضرور عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے، وہ منصف امام اور عادل حاکم ہوں گے، سو ضرور وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، باہمی تنازعات اور بغض و کینہ کو دور کردیں گے، ان کے سامنے مال پیش کیا جائے گا لیکن وہ اسے قبول نہیں کریں گے، پھر اگر وہ میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر ’’یا محمد!‘‘ کہیں گے تو میں ضرور ان کو جواب دوں گا۔‘‘

- مسند ابو یعلی میں ہے:

٦٥٨٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي صَخْرٍ أَنَّ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ، لَيَنْزِلَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ، وَلَيُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ، وَلَيُعْرَضَنَّ عَلَيْهِ الْمَالُ فَلَا يَقْبَلُهُ، ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَأُجِيبَنَّهُ». (مسند أبي هريرة رضي الله عنه)

حدیث کی تحقیق:

1۔ حضرت علامہ محدث ہیثمی رحمہ اللہ نے ’’مجمع الزوائد‘‘ میں مذکورہ حدیث کے راویوں کو ثقہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث کے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں:

١٣٨١٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ، لَيَنْزِلَنَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ، وَلَيُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ، وَلَيَعْرِضَنَّ الْمَالَ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ، ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَأُجِيبَنَّهُ». قُلْتُ: هُوَ فِي «الصَّحِيحِ» بِاخْتِصَارٍ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ رِجَالُ «الصَّحِيحِ». (باب ذكر الأنبياء صلى الله عليهم وسلم)

2۔اسی کے ہم معنی حدیث ""مستدرک حاکم""میں بھی ہے، جس کو امام حاکم اور امام ذہبی رحمہا اللہ دونوں نے صحیح قرار دیا ہے،اس کے آخر میں یہ الفاظ مذکور ہیں کہ: ""حضرت عیسیٰ ضرور میری قبر پر حاضر ہوں گے، یہاں تک کہ وہ مجھے سلام کریں گے اور میں ضرور اس کو جواب دوں گا۔""

٤١٦٢- أَخْبَرَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيَهْبِطَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بِنِيَّتِهِمَا، وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ وَلَأَرُدَّنَ عَلَيْهِ».

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ.

تعليق الذهبي في «التلخيص»: صحيح.

(ذِكْرُ نَبِيِّ اللهِ وَرُوحِهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا)

مذکورہ حدیث کی رو سے چند اہم باتیں:

مذکورہ حدیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہو جاتی ہیں:

1۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ واضح رہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ دنیا میں نازل ہونا ایک قطعی عقیدہ ہے جو کہ متواتر احادیث سے ثابت ہے اور اس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

2۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو کر سلام عرض کریں گے اور ""یا محمد"" کہہ کر مخاطب ہوں گے، اور حضور اقدس ﷺ اس کا جواب دیں گے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روضہ اطہر کے قریب درود وسلام کے لیے مخاطب اور حاضر ہی کا صیغہ استعمال کرنا چاہیے۔

3۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضور ﷺ کو ""یا محمد"" کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی

حضور اقدس ﷺ کے لیے قبر میں برزخی زندگی کے قائل ہیں۔

4۔ حضور اقدس ﷺ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جواب دینا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو اسی قبر مبارک میں برزخی زندگی حاصل ہے۔ چنانچہ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب ’’المطالب العالیہ‘‘ میں مسند ابی یعلیٰ کی مذکورہ حدیث ذکر کر کے اس پر یہی عنوان اور باب قائم کیا ہے کہ: ’’حياته ﷺ في قبره‘‘ یعنی قبر میں حضور اقدس ﷺ کی زندگی۔

5۔ مذکورہ حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ حضور اقدس ﷺ قبر مبارک کے قریب پڑھے گئے درود وسلام کو خود سنتے ہیں۔ گویا کہ یہ حدیث حضرت ابو الشیخ رحمہ اللہ کی روایت کردہ اُس حدیث کی تائید ہے جس میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود وسلام پڑھتا ہے تو میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو مجھ پر دور سے درود وسلام پڑھتا ہے تو فرشتوں کے ذریعے مجھ تک پہنچادیا جاتا ہے۔‘‘ جس کی تفصیل ماقبل میں مذکور اسی سلسلہ اصلاحِ اغلاط کے سلسلہ نمبر 516 میں ملاحظہ فرمائیں۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
2 رجب المرجب 1442ھ/ 15 فروری 2021

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 519:

تحقیقِ حدیث:

اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور انھیں رزق دیا جاتا ہے!

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تحقیقِ حدیث: اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور انھیں رزق دیا جاتا ہے!

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیوں کہ یہ دن حاضری کا ہے، اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے۔“ تو میں نے حضور اقدس ﷺ سے پوچھا کہ آپ کی وفات کے بعد بھی درود پیش کیا جاتا ہے؟؟ تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: ”جی ہاں! وفات کے بعد بھی، کیوں کہ اللہ نے زمین پر یہ بات حرام کی ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے، سو اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اس کو رزق دیا جاتا ہے۔“

- سنن ابن ماجہ میں ہے:

١٦٣٧- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؛ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ، تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا»، قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: «وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ».

حدیث کی تحقیق:

1۔ حضرت محدث ملا علی قاری رحمہ اللہ نے ”مرقاۃ المفاتیح“ میں اس کی سند کو جید قرار دیا ہے:

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ) أَيْ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، نَقَلَهُ مِيرَكُ عَنِ الْمُنْذِرِيِّ، وَلَهُ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ بِأَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ. (بَابُ الْجُمُعَةِ)

2۔ حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے بھی ”تہذیب التہذیب“ میں اس حدیث کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے:

٧٣٠- ق- زيد بن أيمن. روى عن عبادة بن نسي. وعنه سعيد بن أبي هلال، وذكره ابن حبان

في الثقات، روى له ابن ماجه حديثا واحدا في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم. قلت: رجاله ثقات، لكن قال البخاري: زيد بن أيمن عن عبادة بن نسي مرسل.
(من اسمه زيد)

3۔ حضرت علامہ شہاب بوصیری رحمہ اللہ نے ''مصباح الزجاجہ'' میں اس کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے:
هذا إسناد رجاله ثقات، إلا أنه منقطع في موضعين: عبادة بن نسي روايته عن أبي الدرداء مرسلة، قال العَلاءُ، وزيد بن أيمن عن عبادة بن نسي مرسلة، قاله البخاري.
(باب في وفاة رسول الله ﷺ ودفنه وغير ذلك)

4۔ حضرت علامہ عزیزی رحمہ اللہ نے ''السراج المنیر'' میں اس کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے:
«أكثروا من الصلاة علي يوم الجمعة فإنه يوم مشهود تشهده الملائكة» أي تحضره فتقف على أبواب المساجد، يكتبون الأول فالأول ويصافحون المصلين ويستغفرون لهم، «وإن أحدًا لن يصلي علي إلا عرضت علي صلاته حين يفرغ منها» .... «قال أبو الدرداء: قلت: وبعد الموت يا رسول الله؟ قال: وبعد الموت، إن الله حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء، فنبي الله حي يرزق» ..... عن أبي الدرداء، ورجاله ثقات. (حرف الهمزة)

5۔ علامہ شہاب الدین توربشتی رحمہ اللہ نے ''المیسر فی شرح المصابیح'' میں اس حدیث کو قبول کر کے اس سے استدلال کیا ہے:
ثبت- عندنا- بالنص الصحيح: أن الله تعالى حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء، وقال ﷺ: «الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون»، وقال: «ونبي الله حي يرزق». (باب دفن الميت)

فوائد:

مذکورہ حدیث سے درج ذیل باتیں ثابت ہو جاتی ہیں:

1۔ جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف کا اہتمام کرنا چاہیے۔

2۔ امتی جب درود شریف پڑھتا ہے تو وہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے اور ان تک پہنچا دیا

جاتا ہے۔ اس بات کی تائید حضرت امام ابو الشیخ رحمہ اللہ کی روایت کردہ اُس صحیح حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ جس میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود وسلام پڑھتا ہے تو میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو مجھ پر دور سے درود وسلام پڑھتا ہے تو فرشتوں کے ذریعے مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔‘‘ جس کی تفصیل ماقبل میں مذکور اسی سلسلہ اصلاحِ اغلاط کے سلسلہ نمبر 516 میں ملاحظہ فرمائیں۔

3۔ عالمِ برزخ میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی مقدس ارواح کا اپنے مبارک جسموں کے ساتھ اس قدر قوی تعلق ہوتا ہے کہ ان کے مبارک جسم مٹی میں نہیں ملتے بلکہ محفوظ رہتے ہیں۔

4۔ عالمِ برزخ میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو برزخی حیات حاصل ہوتی ہے اور انھیں رزق دیا جاتا ہے۔

وضاحتیں:

1۔ مذکورہ حدیث کی تائید اور تقویت کا ایک پہلو یہ ہے کہ شہید کے زندہ ہونے اور اسے رزق دیے جانے کا ذکر قرآن کریم سے ثابت ہے، اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا مقام شہید سے بڑھ کر ہوتا ہے، اس لیے اس سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو عالمِ برزخ میں حیات اور رزق کا حاصل ہونا بہ درجہ اَولیٰ ثابت ہو جاتا ہے۔ گویا کہ قرآن کریم سے بطورِ دلالۃ النص مذکورہ حدیث کی تائید اور تقویت ہو جاتی ہے۔

2۔ مذکورہ حدیث میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی برزخی زندگی سے متعلق دو جملے مذکور ہیں: ایک جملہ تو یہ ہے کہ عالمِ برزخ میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے مبارک جسم محفوظ رہتے ہیں۔ جبکہ دوسرا اور آخری جملہ یہ کہ نبی زندہ ہوتا ہے اور انھیں رزق دیا جاتا ہے۔ جہاں تک پہلے جملے کا تعلق ہے تو یہی حدیث اسی مضمون کے ساتھ حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے البتہ اس میں یہ دوسرا اور آخری جملہ موجود نہیں، جیسا کہ ’’سنن ابی داود‘‘ میں ہے:

١٠٤٩- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ

الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ». قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ يَقُولُونَ: بَلِيتَ؟ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ». (باب فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ)

گویا کہ سوائے دوسرے یعنی آخری جملے کے باقی تمام حدیث کی تائید حضرت اوس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث سے بھی ہو جاتی ہے۔

جہاں تک دوسرے یعنی آخری جملے کا تعلق ہے تو اس کی تائید مسند ابی یعلیٰ میں موجود حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اُس صحیح حدیث سے ہو جاتی ہے جس میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اپنی قبروں میں زندہ ہونے اور نماز ادا کرنے کا ذکر ہے، جس کی تفصیل ما قبل میں مذکور اسی سلسلہ اصلاحِ اغلاط کے سلسلہ نمبر 515 میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ ذیل میں روایت کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

٣٤٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْجَهْمِ الْأَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ». (مسند أنس بن مالك رضي الله عنه)

اسی طرح اس دوسرے جملے کی تائید قرآنی آیات سے دلالۃ النص کے طور پر بھی ہوتی ہے جیسا کہ ما قبل میں تفصیل ذکر ہوئی۔ گویا کہ زیرِ بحث حدیث کی تائید و تقویت قرآن وحدیث کی متعدد نصوص سے بھی بخوبی ہو جاتی ہے۔

3۔ مذکورہ حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں، البتہ اس پر یہ شبہ ہے کہ متعدد محدثین کرام نے اس کی سند کو منقطع قرار دیا ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو اس روایت کا منقطع ہونا تسلیم نہیں، کیوں کہ خود حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ زید بن ایمن عبادہ بن نسی سے براہ راست روایت کرتے ہیں۔ دوم یہ کہ اگر اس کا منقطع اور مرسل تسلیم بھی کر لیا جائے تب بھی متعدد محدثین کرام کے نزدیک مرسل اور منقطع روایت حجت اور دلیل بن سکتی ہے، خصوصًا جبکہ راوی بھی ثقہ ہیں، جس کی تفصیل متعلقہ کتب میں سہولت سے ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

سوم یہ کہ اس روایت کی تائید اور تقویت قرآن کریم اور صحیح احادیث سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ ماقبل میں تفصیل ذکر ہوئی۔ چہارم یہ کہ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ کا اس کی سند کو جید قرار دینا بھی اس کے قابلِ قبول اور معتبر ہونے کی دلیل ہے۔ اس لیے ایسے متعدد امور کی وجہ سے یہ حدیث معتبر ہے اور اس میں انقطاع کا ہونا کوئی عیب نہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: تسکین الصدور۔

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

3 رجب المرجب 1442ھ/ 16 فروری 2021

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 520:

تحقیقِ حدیث:

حضور اقدس ﷺ اُمتی کے سلام کا جواب دیتے ہیں!

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تحقیقِ حدیث: حضور اقدس ﷺ اُمتی کے سلام کا جواب دیتے ہیں!

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جو شخص بھی مجھ پر سلام پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح میری طرف متوجہ فرمادیتے ہیں یہاں تک کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔“

- سنن ابی داود میں ہے:

٢٠٤٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ». (باب زِيَارَةِ الْقُبُورِ)

حدیث کی تحقیق:

1۔ حضرت امام نووی رحمہ اللہ نے ”الاذکار“ میں اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے:

٦٣٩- وروينا فيه [أي في سنن أبي داود] أيضًا بإسناد صحيح عن أبي هريرة أيضًا: أن رسول الله ﷺ قال: «ما من أحدٍ يُسلمُ علي إلا رد الله علي روحي حتى أرد عليه السلام».

(كتاب الصلاة على رسول الله ﷺ)

2۔ حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ”فتح الباری“ میں اس حدیث کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے:

تَقَدَّمَ مَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ». وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

(قَوْلُهُ: بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَاذْكُرْ فِي الْكتب مَرْيَم إِذْ انتبذت من أَهلهَا)

3۔ حضرت علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی رحمہ اللہ نے ”شرح الزرقانی علی موطأ امام مالک“ میں اس حدیث کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے:

حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ»،

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ. (صِفَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام وَالدَّجَّالِ)

4۔ حضرت علامہ عزیزی رحمہ اللہ نے "السراج المنیر" میں اس حدیث کی سند کو حسن قرار دیا ہے:

(ما من أحد يسلم علي إلا رد الله على روحي) أي رد على نطقي؛ لأنه حي دائما، وروحه لا تفارقه؛ لأن الأنبياء أحياء في قبورهم (حتى أرد عليه السلام) (د) عن أبي هريرة، وإسناده حسن. (حرف الميم)

5۔ حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے "مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ" میں اس حدیث کی سند کو جید قرار دیا ہے:

وَقَدِ احْتَجَّ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ بِالْحَدِيثِ الَّذِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو داود بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ مِنْ حَدِيثِ حيوة بْنِ شريح الْمِصْرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قسيط عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ».

6۔ حضرت علامہ سمہودی رحمہ اللہ نے "وفاء الوفاء" میں اس حدیث کی سند کو امام سبکی رحمہ اللہ کے حوالے سے صحیح قرار دیا ہے:

روى أبو داود بسند صحيح كما قال السبكي عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه: أن رسول الله ﷺ قال: «ما من أحد يسلم عليّ إلا ردّ الله عليّ روحي حتى أرد عليه السلام».

(الفصل الثاني في بقية أدلة الزيارة وإن لم تتضمّن لفظ الزيارة نصّا)

7۔ حضرت علامہ عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ نے "التیسیر بشرح الجامع الصغیر" میں اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے:

(ما من أحد يسلم علي الا رد الله علي روحي) .... (حتى أرد) .... (عليه السلام) .... (د عن أبي هريرة) وإسناده صحيح. (حرف الميم)

8۔ حضرت علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے "مرقاۃ المفاتیح" میں اس حدیث کی سند کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے حوالے سے حسن جبکہ امام نووی رحمہ اللہ کے حوالے سے صحیح قرار دیا ہے:

٩٢٥- (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ

رُوحِي») قَالَ ابْنُ حَجَرٍ: أَيْ نُطْقِي («حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ») .... (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)، قَالَ ابْنُ حَجَرٍ: وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَابْنُ عَسَاكِرَ، وَسَنَدُهُ حَسَنٌ، بَلْ صَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ فِي «الْأَذْكَارِ» وَغَيْرِهِ. (كِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَضْلِهَا)

فوائد:

مذکورہ حدیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

1۔ حضور اقدس ﷺ ہر امتی کے سلام کا جواب دیتے ہیں، اگر کوئی امتی روضہ اقدس کے قریب سلام پیش کرے تو حضور اقدس ﷺ خود سن کر جواب دیتے ہیں، اور اگر کوئی امتی دور سے سلام پیش کرے تو فرشتوں کے ذریعے حضور اقدس ﷺ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اس کا جواب دیتے ہیں۔ جس کی تفصیل ماقبل میں مذکور اسی سلسلہ اصلاحِ اغلاط کے سلسلہ نمبر 516 میں ملاحظہ فرمائیں۔

2۔ حضور اقدس ﷺ کو عالمِ برزخ میں اپنی قبر مبارک میں حیات حاصل ہے تبھی تو وہ امتی کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

مذکورہ حدیث کے معنی سے متعلق ضروری وضاحت:

مذکورہ حدیث میں ”رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي“ کے معنی یہ نہیں کہ امتی جب سلام پیش کرتا ہے تو اس کا جواب دینے کے لیے حضور اقدس ﷺ کے مبارک جسم میں روح مبارک لوٹا دی جاتی ہے یعنی داخل کر دی جاتی ہے اور پھر جواب دینے کے بعد دوبارہ خارج کر دی جاتی ہے، یہ مطلب امت کے جلیل القدر اہلِ علم نے مراد ہی نہیں لیا، بلکہ ان حضرات نے اس حدیث کے متعدد معانی بیان فرمائے ہیں، جن میں سے ایک معنی یہ ہے کہ چوں کہ حضور اقدس ﷺ کی روح مبارک اللہ تعالیٰ کی ذات و تجلیات اور عالمِ بالا کے مشاہدات میں مستغرق رہتی ہے اس لیے جب کوئی امتی آپ ﷺ پر سلام پیش کرتا ہے تو ان کی روح مبارک اس طرف متوجہ کر دی جاتی ہے تاکہ وہ سلام کا جواب دے سکیں۔ یہی مطلب امت کے جلیل القدر اہلِ علم نے مراد لیا ہے۔

حدیث کے الفاظ ''رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي'' سے روح لوٹانے اور داخل کرنے کا حقیقی مطلب مراد نہ لینے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ متعدد صحیح روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور اقدس ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور یہ حیات ان کو دائمی طور پر حاصل ہے، تو اگر یہ معنی مراد لیا جائے کہ جواب دینے کے لیے روح لوٹا دی جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سلام کا جواب دینے سے پہلے روح مبارک جسم میں نہ تھی اور نہ ہی جواب دینے کے لیے کوئی حیات حاصل تھی، جس کی وجہ سے زیرِ بحث حدیث کا دیگر احادیث کے ساتھ ٹکراؤ پیدا ہوگا اور یہ معنی دیگر احادیث کے خلاف ہوگا۔

زیرِ بحث حدیث کے صحیح معنی اور اس پر وارد ہونے والے شبہات کے جوابات کے لیے دیکھیے:

- السراج المنير شرح الجامع الصغير في حديث البشير النذير للعزيزي:

(ما من أحد يسلم علي إلا رد الله على روحي) أي رد على نطقي؛ لأنه حي دائما، وروحه لا تفارقه؛ لأن الأنبياء أحياء في قبورهم (حتى أرد عليه السلام) (د) عن أبي هريرة، وإسناده حسن. (حرف الميم)

- فتح الباري لابن حجر:

وَمِمَّا يُشْكِلُ عَلَى مَا تَقَدَّمَ مَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ»، وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. وَوَجْهُ الْإِشْكَالِ فِيهِ: أَنَّ ظَاهِرَهُ أَنَّ عَوْدَ الرُّوحِ إِلَى الْجَسَدِ يَقْتَضِي انْفِصَالَهَا عَنْهُ وَهُوَ الْمَوْتُ. وَقَدْ أَجَابَ الْعُلَمَاءُ عَنْ ذَلِكَ بِأَجْوِبَةٍ، أَحَدِهَا: أَنَّ الْمُرَادَ بِقَوْلِهِ: «رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي» أَنَّ رَدَّ رُوحِهِ كَانَتْ سَابِقَةً عَقِبَ دَفْنِهِ، لَا أَنَّهَا تُعَادُ ثُمَّ تُنْزَعُ ثُمَّ تُعَادُ. الثَّانِي: سَلَّمْنَا لَكِنْ لَيْسَ هُوَ نَزْعَ مَوْتٍ بَلْ لَا مَشَقَّةَ فِيهِ. الثَّالِثُ: أَنَّ الْمُرَادَ بِالرُّوحِ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِذَلِكَ. الرَّابِعُ: الْمُرَادُ بِالرُّوحِ النُّطْقُ فَتَجُوزُ فِيهِ مِنْ جِهَةِ خِطَابِنَا بِمَا نَفْهَمُهُ. الْخَامِسُ: أَنَّهُ يَسْتَغْرِقُ فِي أُمُورِ الْمَلَإِ الْأَعْلَى فَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهْمُهُ لِيُجِيبَ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ.

(قَوْلُهُ: بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَاذْكُرْ فِي الْكتب مَرْيَم إِذْ انتبذت من أَهلهَا)

- مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح:

٩٢٥- (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي») قَالَ ابْنُ حَجَرٍ: أَيْ نُطْقِي («حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ»)، أَيْ: أَقُولُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، قَالَ الْقَاضِي: لَعَلَّ مَعْنَاهُ أَنَّ رُوحَهُ الْمُقَدَّسَةَ فِي شَأْنٍ مَا فِي الْحَضْرَةِ الْإِلَهِيَّةِ، فَإِذَا بَلَغَهُ سَلَامُ أَحَدٍ مِنَ الْأُمَّةِ رَدَّ اللهُ تَعَالَى رُوحَهُ الْمُطَهَّرَةَ مِنْ تِلْكَ الْحَالَةِ إِلَى رَدِّ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ، وَكَذَلِكَ عَادَتُهُ فِي الدُّنْيَا يَفِيضُ عَلَى الْأُمَّةِ مِنْ سَبَحَاتِ الْوَحْيِ الْإِلَهِيِّ، مَا أَفَاضَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ، فَهُوَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْبَرْزَخِ وَالْآخِرَةِ فِي شَأْنِ أُمَّتِهِ. وَقَالَ ابْنُ الْمَلَكِ: رَدُّ الرُّوحِ كِنَايَةٌ عَنْ إِعْلَامِ اللهِ إِيَّاهُ بِأَنَّ فُلَانًا صَلَّى عَلَيْهِ، وَقَدْ أَجَابَ السُّيُوطِيُّ عَنِ الْإِشْكَالِ بِأَجْوِبَةٍ أُخْرَى فِي رِسَالَةٍ لَهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)، قَالَ ابْنُ حَجَرٍ: وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَابْنُ عَسَاكِرَ، وَسَنَدُهُ حَسَنٌ، بَلْ صَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ فِي «الْأَذْكَارِ» وَغَيْرِهِ.

(كِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَضْلِهَا)

- التيسير بشرح الجامع الصغير للمناوي:

(ما من أحد يسلم علي الا رد الله علي روحي) أي رد علي نطقي؛ لأنه حي دائما، وروحه لا تفارقه؛ لأن الانبياء أحياء في قبورهم (حتى أرد) غاية لرد في معنى التعليل أي من أجل أن أرد (عليه السلام). ومن خص الرد بوقت الزيارة فعليه البيان. فالمراد بالروح: النطق مجازا، وعلاقة المجاز أن النطق من لازمه وجود الروح وهو في البرزخ مشغول بأحوال الملكوت مأخوذ عن النطق بسبب ذلك. (د عن أبي هريرة) وإسناده صحيح. (حرف الميم)

- فيض الباري شرح صحيح البخاري للكشميري:

وحينئذٍ انكشف معنى قوله ﷺ عند أبي داود: «ما من أحدٍ يُسلِّم عليَّ إلا ردَّ اللهُ عليَّ رُوحي، فأُسَلِّمُ عليه» -بالمعنى- أي كان النبيُّ ﷺ مُعَطَّلا عن ذلك الجانب، مشغولا بجناب القُدُس، فإذا سُلِّمَ عليه يَرُدُّ الله عليه روحه ويُشْغِلُه بذلك الجانب، حتى يَرُدَّ عليه السلام، وليس معناه الإِحياء والإِماتة. (باب الأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الوَقْت)

ایک شبہ کا ازالہ:

ما قبل میں "رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي" کا جو مطلب بیان کیا گیا ہے کہ اس سے روح مبارک کا متوجہ ہونا مراد ہے، تو اس پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ پر تو سلام مسلسل پیش کیا جاتا ہے کہ کوئی لمحہ بھی اس سے خالی نہیں ہوتا تو پھر استغراق سے متوجہ ہونا کیسے ہو سکتا ہے کہ روح مبارک تو ہر وقت متوجہ ہی رہتی ہو گی؟

اس کا جواب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے "فتح الباری" میں یہ دیا ہے کہ برزخ اور آخرت کے معاملات عقل سے سمجھ نہیں آسکتے۔ یعنی کہ جس طرح حدیث سے ثابت ہیں اسی کو تسلیم کر لینا چاہیے، چاہے عقل میں آئیں یا نہ آئیں، ان کی تفصیلات اللہ تعالیٰ کے سپرد کردینی چاہییں۔

وَقَدِ اسْتُشْكِلَ ذَلِكَ مِنْ جِهَةٍ أُخْرَى وَهُوَ أَنَّهُ يَسْتَلْزِمُ اسْتِغْرَاقَ الزَّمَانِ كُلِّهِ فِي ذَلِكَ لِاتِّصَالِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ مِمَّنْ لَا يُحْصَى كَثْرَةً. وَأُجِيبَ بِأَنَّ أُمُورَ الْآخِرَةِ لَا تُدْرَكُ بِالْعَقْلِ، وَأَحْوَالُ الْبَرْزَخِ أَشْبَهُ بِأَحْوَالِ الْآخِرَةِ. وَاللهُ أَعْلَمُ.
(قَوْلُهُ: بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَاذْكُرْ فِي الْكتب مَرْيَم إِذْ انتبذت من أَهلهَا)

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
4 رجب المرجب 1442ھ/17 فروری 2021

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 521:

تحقیقِ حکایت:

روضہ اقدس سے اذان اور اقامت کی آواز سنائی دینا!

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تحقیقِ حکایت: روضہ اقدس سے اذان اور اقامت کی آواز سنائی دینا!

حکایت: یزید کے دور میں پیش آنے والے مدینہ منورہ کے مشہور المناک واقعہ حرّہ کے دوران تین دن تک مسجد نبوی میں اذان واقامت نہ دی جاسکی اور نہ ہی باجماعت نماز ادا کی جاسکی، اس دوران جلیل القدر تابعی امام سعید بن المسیّب رحمہ اللہ مسجد نبوی ہی میں رہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں اکیلا ہوتا تو جب نماز کا وقت آتا تو میں حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک سے اذان واقامت کی آواز سنتا، یوں مجھے نماز کا وقت معلوم ہوجاتا اور میں نماز ادا کرلیتا۔

تحقیقِ حکایت:

مذکورہ واقعہ متعدد کتب میں مختلف الفاظ کے ساتھ مذکور ہے، اور یہ واقعہ معتبر ہے، ذیل میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

1۔ حضرت امام دارمی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب ''سنن الدارمی'' میں اس واقعہ کو اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ: امام سعید بن المسیب رحمہ اللہ نماز کے وقت قبر مبارک سے ایک خفیہ آواز سنتے جس سے انھیں نماز کے وقت کا علم ہوجاتا۔

- مسند الدارمي المعروف بسنن الدارمي:

٩٤- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ، وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

(باب مَا أَكْرَمَ اللهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ بَعْدَ مَوْتِهِ)

واضح رہے کہ امام ابو المعالی محمد بن ابراہیم شافعی رحمہ اللہ نے ''کشف المناہج'' میں فرمایا ہے کہ ''سنن دارمی'' کے راوی ''صحیح مسلم'' کے راوی ہیں، یعنی ثقہ ہیں۔

٤٨٠٧- قال: لما كان في أيام الحرة لم يؤذن في مسجد النبي ﷺ ثلاثًا، ولم يقم، ولم يبرح سعيد

بن المسيب من المسجد، وكان لا يعرف وقت الصلاة إلا بهمهمة يسمعها من قبر النبي ﷺ.
قلت: رواه الدارمي عن مروان بن محمد عن سعيد بن عبد العزيز، وساقه بلفظه، ورجاله رجال مسلم. (باب الكرامات)

دیگر کتب میں اس بات کی صراحت ہے کہ قبر مبارک سے سنائی دینے والی آواز اذان واقامت کی تھی۔

2۔ حضرت ابن سعد رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب "طبقات ابن سعد" میں اس واقعہ کو اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ: امام سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب نماز کا وقت ہوتا تو میں قبر مبارک سے اذان کی آواز سنتا، پھر میں اقامت کہہ کر نماز ادا کرتا۔

- الطبقات الكبرى لابن السعد:

٦٩٢١- قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ الأَغَرِّ الْمَكِّيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي لَيَالِي الْحَرَّةِ، وَمَا فِي الْمَسْجِدِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ غَيْرِي، وَإِنَّ أَهْلَ الشَّامِ لَيَدْخُلُونَ زُمَرًا زُمَرًا يَقُولُونَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ الْمَجْنُونِ، وَمَا يَأْتِي وَقْت صَلَاةٍ إِلَّا سَمِعْتُ أَذَانًا فِي الْقَبْرِ، ثُمَّ تَقَدَّمْتُ، فَأَقَمْتُ، فَصَلَّيْتُ، وَمَا فِي الْمَسْجِدِ أَحَدٌ غَيْرِي.

٦٩٢٢- قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَيَّامَ الْحَرَّةِ فِي الْمَسْجِدِ لَمْ يُبَايِعْ، وَلَمْ يَبْرَحْ، وَكَانَ يُصَلِّي مَعَهُمُ الْجُمُعَةَ، وَيَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ، وَكَانَ النَّاس يَقْتَتِلُونَ وَيَنْتَهِبُونَ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ لَا يَبْرَحُ إِلَّا لَيْلاً إِلَى اللَّيْلِ. قَالَ: فَكُنْتُ إِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ أَسْمَعُ أَذَانًا يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْقَبْرِ حَتَّى أَمِنَ النَّاسُ، وَمَا رَأَيْتُ خَبَرًا مِنَ الْجَمَاعَةِ.

3۔ حضرت ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب "دلائل النبوۃ" میں اس واقعہ کو اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ: امام سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو میں قبر مبارک سے اذان کی آواز سنتا، پھر میں اقامت کہہ کر نماز ادا کرتا۔

- دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني:

٥١٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سَهْلٍ الْخَشَّابُ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْمَاطِيُّ: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حدثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي لَيَالِيَ الْحَرَّةِ وَمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَيْرِي، وَمَا يَأْتِي وَقْتُ صَلَاةٍ إِلَّا سَمِعْتُ الْأَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ، ثُمَّ أَتَقَدَّمُ فَأُقِيمُ وَأُصَلِّي، وَإِنَّ أَهْلَ الشَّامِ لَيَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ زُمَرًا فَيَقُولُونَ: انْظُرُوا إِلَى الشَّيْخِ الْمَجْنُونِ.

(الْفَصْلُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ مَا وَقَعَ مِنَ الْآيَاتِ بِوَفَاتِهِ ﷺ)

4۔ حضرت لالکائی رحمہ اللہ نے یہ واقعہ اپنی کتاب ''کرامات الاولیاء'' میں اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے:

١٢٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: أنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي لَيَالِي الْحَرَّةِ وَمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَدٌ غَيْرِي، وَمَا يَأْتِي وَقْتَ صَلَاةٍ إِلَّا سَمِعْتُ الْأَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ، ثُمَّ أُقِيمُ فَأُصَلِّي، وَإِنَّ أَهْلَ الشَّامِ لَيَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ زُمَرًا، فَيَقُولُونَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ الْمَجْنُونِ. (سِيَاقُ مَا رُوِيَ فِي كَرَامَاتِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ رَحْمَةُ اللهُ عَلَيْهِ)

اسی طرح حضرت لالکائی رحمہ اللہ نے یہ واقعہ اپنی کتاب ''شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ'' میں بھی اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

5۔ حضرت محب الدین محمد ابن نجار رحمہ اللہ نے یہ واقعہ اپنی سند کے ساتھ اپنی کتاب ''الدرّۃ الثمینۃ'' میں ذکر کیا ہے، جس میں اذان اور اقامت دونوں کا ذکر ہے:

أنبأنا ذاكر بن كامل بن أبي غالب الخفاف -فيما أذن لي في روايته عنه-، قال: كتب إلي أبو علي الحداد عن أبي نعيم الأصبهاني قال: أنبأنا جعفر بن محمد بن نصير: أخبرنا أبو يزيد المخزومي: أخبرنا الزبير بن بكار: حدثنا محمد بن الحسن: حدثني غير واحد منهم عن عبد العزيز بن أبي حازم، عن عمر بن محمد: أنه لما كان أيام الحرة ترك الأذان في مسجد رسول الله ﷺ ثلاثة أيام، وخرج الناس إلى الحرة، وجلس سعيد بن المسيب في مسجد رسول الله ﷺ قال:

فاستوحشت، فدنوت من قبر النبي ﷺ، فلما حضرت الصلاة سمعت الأذان في قبر النبي ﷺ، فصليت ركعتين، ثم سمعت الإقامة فصليت الظهر، ثم جلست حتى أصلي العصر، فسمعت الأذان في قبر النبي ﷺ، ثم سمعت الإقامة. ثم لم أزل أسمع الأذان والإقامة في قبره ﷺ حتى مضت الثلاث، وقفل القوم ودخلوا مسجد رسول الله ﷺ، وعاد المؤذنون فأذنوا، فتسمعت الأذان في قبره ﷺ، فلم أسمعه، فرجعت إلى مجلسي الذي كنت فيه أكون.

(الباب السادس عشر في ذكر فضل زيارة النبي ﷺ)

مذکورہ واقعہ ان حضرات کے علاوہ درج ذیل حضرات نے بھی اپنی کتب میں ذکر فرمایا ہے:

6۔ حضرت امام سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''انباء الاذکیاء''اور ''شرح الصدور'' میں ''طبقاتِ ابن سعد'' کے حوالے سے، اور ''الخصائص الکبریٰ'' میں امام ابو نعیم رحمہ اللہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے، جس میں صرف اذان کا ذکر ہے۔ جبکہ ''شرح الصدور'' اور ''الخصائص الکبریٰ'' میں حضرت زبیر بن بکار رحمہ اللہ کی کتاب ''اخبار المدینہ'' کے حوالے سے بھی ذکر کیا ہے جس میں اذان کے ساتھ اقامت کا بھی ذکر ہے۔

7۔ امام سمہودی رحمہ اللہ نے ''وفاء الوفاء'' میں یہ واقعہ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔

8۔ حضرت امام بغوی رحمہ اللہ نے یہ واقعہ ''مصابیح السنۃ'' کے بابُ الکرمات میں حسن احادیث کے تحت ذکر کیا ہے، جس کی وجہ سے یہی واقعہ ''مشکاۃ المصابیح'' اور ''مرقاۃ المفاتیح'' میں بھی موجود ہے۔

9۔ امام شہاب الدین احمد قسطلانی نے یہ واقعہ ''المواہب اللدنیہ'' میں دارمی اور ابن نجار وغیرہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔

10۔ حضرت محدث جلیل امام انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے ''العرف الشذی'' میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں اذان اور اقامت دونوں کا ذکر ہے۔(باب ما جاء فيمن تولى غير مواليه أو ادعى إلى غير أبيه)، بلکہ امام کشمیری رحمہ اللہ ''فیض الباری'' میں ''سنن الدارمی'' کے اسی واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے قبر میں اذان واقامت کو ثابت مانتے ہیں:

٨٦- قوله: (نم صالحا) يُستفاد منه أن القبورَ معطّلةٌ عن الأعمال مع أن كثيرًا من الأعمال قد

ثبتت في القبور كالأذان والإقامة عند الدارمي، وقراءة القرآن عند الترمذي، والحج عند البخاري، وراجع له «شرح الصدور» للسيوطي رحمه الله تعالى. (باب مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ)

وضاحتیں:

1۔ مذکورہ واقعہ معتبر ہے جس کو بہت سے حضرات اکابرِامت نے اپنی کتب میں ذکر فرمایا ہے۔

2۔ مذکورہ واقعہ امام سعید بن المسیب رحمہ اللہ کی کرامات میں سے شمار کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی وحشت دور کرنے اور انھیں اوقاتِ نماز سے واقف کرنے کے لیے اُن کا یہ اکرام فرمایا کہ قبر مبارک سے انھیں اذان اور اقامت کی آواز سنائی دیتی تھی۔ جس سے یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ اولیاء کرام کی کرامات حق ہیں۔

3۔ یہ واقعہ قرآن وحدیث کے خلاف ہرگز نہیں، بلکہ صحیح حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے، جیسا کہ ’’مسند ابی یعلیٰ‘‘ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں:

٣٤٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْجَهْمِ الْأَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ». (مسند أنس بن مالك رضي الله عنه)

بلکہ کتاب ’’تسکین الصدور‘‘ میں امام شعرانی اور علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہما اللہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضور ﷺ قبر مبارک میں اذان اور اقامت کے ساتھ نماز ادا فرماتے ہیں۔(245/244)

4۔اس واقعہ اور کرامت سے حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک میں برزخی زندگی بھی ثابت ہوجاتی ہے۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
5 رجب المرجب 1442ھ/18 فروری 2021

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر522:

تحقیقِ حکایت:

روضہ اقدس کے پاس جاکر بارش کی دعا کی درخواست!

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تحقیقِ حکایت: روضہ اقدس کے پاس جاکر بارش کی دعا کی درخواست!

حکایت: حضرت علامہ سمہودی رحمہ اللہ نے ''وفاء الوفاء'' میں یہ واقعہ ذکر کیا ہے کہ خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگ شدید قحط میں مبتلا ہوگئے تو حضرت بلال بن الحارث مزنی رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے اپنے امتیوں کے لیے بارش طلب فرمائیں کیوں کہ وہ ہلاک ہوچکے ہیں۔ تو حضور اقدس ﷺ اُن کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ: ''تم عمر کے پاس جاؤ اور انھیں میرا سلام کہو اور یہ خبر دو کہ تم پر بارش نازل کی جائے گی، اور اُن سے کہو کہ دانائی اختیار کرو، دانائی اختیار کرو۔'' تو وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور انھیں یہ ساری باتیں عرض کیں تو حضرت عمر رو پڑے، پھر کہنے لگے کہ یا اللہ! میں نے اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے سوائے اُس کام میں جو میرے بس سے باہر تھا۔

وقد يكون التوسل به ﷺ بعد الوفاة بمعنى طلب أن يدعو كما كان في حياته، وذلك فيما رواه البيهقي من طريق الأعمش عن أبي صالح عن مالك الدار، ورواه ابن أبي شيبة بسند صحيح عن مالك الدار، قال: أصاب الناس قحط في زمان عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه، فجاء رجل إلى قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: يا رسول الله، استسق الله لأمتك فإنهم قد هلكوا، فأتاه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في المنام فقال: «ائت عمر فاقرئه السلام، وأخبره أنهم مسقون، وقل له: عليك الكيس الكيس». فأتى الرجل عمر رضي الله تعالى عنه فأخبره، فبكى عمر رضي الله تعالى عنه ثم قال: يا رب ما آلو إلا ما عجزت عنه. وروى سيف في «الفتوح» أن الذي رأى المنام المذكور بلال بن الحارث المزني أحد الصحابة رضي الله تعالى عنهم. ومحل الاستشهاد طلب الاستسقاء منه صلى الله تعالى عليه وسلم وهو في البرزخ، ودعاؤه لربه في هذه الحالة غير ممتنع، وعلمه بسؤال من يسأله قد ورد، فلا مانع من سؤال الاستسقاء وغيره منه كما كان في الدنيا.

(الفصل الثالث في توسّل الزائر: الحال الثالث)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ''البدایۃ والنہایۃ'' میں یہ واقعہ امام بیہقی رحمہ اللہ کے حوالے سے ذکر فرمایا ہے، جبکہ سیف بن عمر رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ واقعہ یوں بھی ذکر فرمایا ہے کہ: لوگ جب قحط میں مبتلا ہوگئے تو حضرت بلال بن الحارث مزنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور اجازت طلب کی، تو فرمایا کہ میں آپ کی طرف حضور اقدس ﷺ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں، آپ کے لیے حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ''اے عمر! میں تو تمہیں سمجھ دار ہی سمجھتا رہا اور تم اسی سمجھ داری پر ہی قائم رہے، لیکن اب تمہیں کیا ہوگیا ہے؟'' (کہ ایسے موقع پر نمازِ استسقاء کی طرف تمہاری توجہ نہیں گئی۔) تو حضرت عمر نے حضرت بلال بن الحارث سے فرمایا کہ یہ خواب تم نے کب دیکھا؟ تو حضرت بلال نے عرض کیا کہ گذشتہ رات۔ تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمازِ استسقاء کے لیے نکلے اور لوگوں کو بھی جمع فرمایا، چنانچہ جب انھوں نے لوگوں کو نمازِ استسقاء پڑھائی تو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ: لوگو! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے مجھ سے خیر کے سوا کوئی اور کام ہوتے دیکھا ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ: نہیں۔ تو حضرت عمر نے فرمایا کہ بلال بن الحارث یوں کہتا ہے تو لوگوں نے کہا کہ وہ سچ کہتا ہے۔ واقعہ کی مزید تفصیل دیکھیے:

وَقَالَ سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَهْلِ بْنِ يُوسُفَ السُّلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ عَامُ الرَّمَادَةِ فِي آخِرِ سَنَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَأَوَّلِ سَنَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ، أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَمَا حَوْلَهَا جُوعٌ فَهَلَكَ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، حَتَّى جَعَلَتِ الْوَحْشُ تأوى إلى الانس، فكان الناس بذلك وَعُمَرُ كَالْمَحْصُورِ عَنْ أَهْلِ الْأَمْصَارِ حَتَّى أَقْبَلَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُزَنِيُّ فَاسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ فقال: أنا رسول رسول الله إِلَيْكَ، يَقُولُ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ عَهِدْتُكَ كَيِّسًا، وَمَا زِلْتَ عَلَى ذَلِكَ، فَمَا شَأْنُكَ»؟ قَالَ: مَتَى رَأَيْتَ هَذَا؟ قَالَ: الْبَارِحَةَ. فَخَرَجَ فَنَادَى فِي النَّاسِ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَنْشُدُكُمُ اللهَ هَلْ تَعْلَمُونَ منى أمرا غيره خير منه؟ فقالوا: اللّهمّ لَا، فَقَالَ: إِنَّ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ يزعم ذية وذية. قالوا: صَدَقَ بِلَالٌ فَاسْتَغِثْ بالله ثُمَّ بِالْمُسْلِمِينَ. فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ -وَكَانَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ مَحْصُورًا- فَقَالَ عُمَرُ: اللهُ أَكْبَرُ، بَلَغَ الْبَلَاءُ مُدَّتَهُ فَانْكَشَفَ. مَا أُذِنَ لِقَوْمٍ فِي الطَّلَبِ إِلَّا وَقَدْ رفع عنهم الأذى

والبلاء. وكتب إلى أمراء الأمصار أن أغيثوا أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهَا، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَ جَهْدُهُمْ. وَأَخْرَجَ النَّاسَ إِلَى الِاسْتِسْقَاءِ فَخَرَجَ وَخَرَجَ مَعَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَاشِيًا، فَخَطَبَ وَأَوْجَزَ وَصَلَّى ثُمَّ جَثَى لِرُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: اللَّهمّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ، اللَّهمّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا. ثُمَّ انْصَرَفَ فَمَا بَلَغُوا الْمَنَازِلَ رَاجِعِينَ حَتَّى خَاضُوا الْغُدْرَانَ.

وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ وَأَبُو بكر الفارسي قالا: حدثنا أبو عمر بْنُ مَطَرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَالِكٍ قال: أصاب الناس قحط في زمن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اسْتَسْقِ اللهَ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ في المنام فقال: «ايت عمر فأقرئه منى السلام، وأخبرهم أنهم مسقون، وقل له: عليك بالكيس الْكَيْسَ». فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَ عُمَرَ فَقَالَ: يَا رب ما آلوا إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ. وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. (ثم دخلت سنة ثمانية عشر)

تحقیقِ حکایت:

مذکورہ واقعہ صحیح سند کے ساتھ مروی اور بالکل معتبر ہے، یہ واقعہ ''مصنف ابن ابی شیبہ'' میں بھی ہے:

٣٢٦٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَالِكِ الدَّارِ قَالَ: وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اسْتَسْقِ لأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا. فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: «ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مَسْقيُّونَ، وَقُلْ لَهُ: عَلَيْك الْكَيْسُ، عَلَيْك الْكَيْسُ». فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَبَكَى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ : يَا رَبِّ لَا آلُو إِلَّا مَا عَجَزْت عَنْهُ.

اسی طرح امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی یہ واقعہ ''دلائل النبوۃ'' میں ذکر فرمایا ہے:

أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ الْفَارِسِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ

مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اسْتَسْقِ اللهَ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: «ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْقَوْنَ. وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكَيْسَ الْكَيْسَ». فَأَتَى الرَّجُلُ عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ، فَبَكَى عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ مَا آلُو إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

(بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ)

ذیل میں اس واقعہ کی توثیق ملاحظہ فرمائیں:

1۔ امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے "فتح الباری" میں امام ابو بکر ابن ابی شیبہ کے حوالے سے یہ واقعہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے:

وروى بن أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ مَالِكٍ الدَّارِيِّ وَكَانَ خَازِنُ عُمَرَ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: «ائْتِ عُمَرَ»، الْحَدِيثَ. وَقَدْ رَوَى سَيْفٌ فِي «الْفُتُوحِ» أَنَّ الَّذِي رَأَى الْمَنَامَ الْمَذْكُورَ هُوَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُزَنِيُّ أَحَدُ الصَّحَابَةِ. (قَوْلُهُ: بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ الِاسْتِسْقَاءَ إِذَا قحطوا)

2۔ امام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے "البدایۃ والنہایۃ" میں مذکورہ واقعہ امام بیہقی رحمہ اللہ کے حوالے سے بھی ذکر کیا ہے اور آخر میں فرمایا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے: وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. (ثم دخلت سنة ثمانية عشر)

3۔ حضرت امام سمہودی رحمہ اللہ "وفاء الوفاء" میں فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے اور امام ابو بکر ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے بھی صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے، جس کی عبارت ماقبل میں گزر چکی ہے۔

فوائد اور وضاحتیں:

مذکورہ واقعہ سے درج ذیل باتیں معلوم ہو جاتی ہیں:

1۔ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے

بارش کی دعا کی درخواست کی، اس پر کسی بھی صحابی نے تردید نہیں فرمائی، بلکہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کی تائید حاصل ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جاکر اُن سے دعا کی درخواست کرنا جائز ہے۔ یہی اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے جو کہ متعدد دلائل سے ثابت ہے۔ یہ ساری صورتحال اُن حضرات کی کھلی تردید کرتی ہے کہ جو روضہ اقدس کے پاس جاکر حضور اقدس ﷺ سے دعا کی درخواست کرنے کو شرک یا حرام سمجھتے ہیں۔

2۔ مذکورہ واقعہ سے حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو کر استشفاع یعنی شفاعت کی درخواست کرنے اور دعائے مغفرت کی درخواست کرنے کے جائز ہونے کا مسئلہ بھی واضح ہو جاتا ہے۔ یہ متعدد دلائل سے ثابت ہے اور اہل السنۃ والجماعۃ سے وابستہ حضرات اکابرِ امت نے روضہ اقدس کی زیارت کے آداب اور حج وعمرہ کے باب میں اس کو ذکر فرمایا ہے۔ یہاں اس کے دلائل دینے کا موقع نہیں۔

3۔ یہاں دو صورتیں الگ الگ ہیں: ایک صورت تو یہ کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جاکر اُن سے دعا مانگنا، تو یہ حرام اور شرک کے زمرے میں آتا ہے کیوں کہ دعا صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مانگی جاسکتی ہے بس! جبکہ دوسری صورت یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جاکر ان سے دعا کی درخواست کرنا کہ آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگیے، تو یہ بالکل جائز ہے، جیسا کہ دنیاوی زندگی میں کسی سے دعا کی درخواست کرنا جائز ہے۔ مذکورہ واقعہ میں اس دوسری صورت کا ذکر ہے نہ کہ پہلی صورت کا۔ اس لیے یہ فرق مدنظر رکھا جائے تاکہ غلط فہمی اور مغالطے میں مبتلا ہونے سے بچا جاسکے۔

4۔ مذکورہ واقعہ پر شبہ اس لیے نہیں ہو سکتا کہ صحیح احادیث اور اجماعِ امت کی روشنی میں اہل السنۃ والجماعۃ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ اپنی قبر مبارک میں حیات ہیں اور وہ قبر مبارک کے قریب پڑھے گئے درود وسلام کو خود سنتے ہیں، بلکہ سلام کا جواب بھی دیتے ہیں، اس لیے اگر کوئی حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جاکر ان سے دعا کی درخواست کرے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہو سکتا۔

5۔ واضح رہے کہ مذکورہ واقعہ میں صحابیِ رسول ﷺ نے یہ دعا حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس

جا کر مانگی ہے اور پھر حضور اقدس ﷺ کو ان کے آنے کا بھی علم ہوا، پھر حضور اقدس ﷺ ان کے خواب میں بھی تشریف لائے، یہ ساری صورتحال اس بات کی بھی دلیل ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو قبر مبارک میں برزخی زندگی حاصل ہے، جیسا کہ دیگر صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے۔

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

6رجب المرجب1442ھ/19فروری2021

اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 523:

تحقیقِ حدیث:

فرشتے اُمتیوں کا درود وسلام پہنچاتے ہیں!

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تحقیقِ حدیث: فرشتے اُمتیوں کا درود وسلام پہنچاتے ہیں!

حدیث: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "یقیناً اللہ تعالیٰ کے فرشتے مقرر ہیں جو کہ زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔"

مذکورہ حدیث متعدد کتبِ احادیث میں روایت کی گئی ہے، جن میں سے چند کتب کے حوالے عربی عبارات سمیت ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

- سنن النسائی:

١٢٨١- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ، ح: وأَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ. (باب السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ)

- مسند احمد:

٣٦٦٦- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ».

- مصنف بن ابی شیبہ:

٨٧٩٧- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ».

- سنن الدارمی:

٢٨٣٠- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِى الْأَرْضِ يُبَلِّغُونَنِى عَنْ أُمَّتِى

السَّلَامَ». (بَابُ: فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ)

- **مستدرک حاکم:**

٣٥٧٦- أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ وَأَبُو الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا: حدَّثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حدثنا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى: حدثنا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَسُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ».

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَقَدْ عَلَوْنَا فِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ فَإِنَّهُ مَشْهُورٌ عَنْهُ. فَأَمَّا حَدِيثُ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ فَإِنَّا لَمْ نَكْتُبْهُ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

تعليق الذهبي في «التلخيص»: صحيح.

- **مجمع الزوائد:**

١٤٢٥٠- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ، يُبَلِّغُونَ عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ». قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُحَدِّثُونَ وَيُحَدَثُ لَكُمْ، وَوَفَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ، فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُ اللهَ عَلَيْهِ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ شَرٍّ اسْتَغْفَرْتُ اللهَ لَكُمْ».

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ. (بَابُ مَا يَحْصُلُ لِأُمَّتِهِ ﷺ مِنَ اسْتِغْفَارِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ)

- **مصنَّف عبد الرزاق:**

٣١١٦- عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَلَائِكَةٌ سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونَ عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ».

مذکورہ کتب کے علاوہ یہ حدیث المعجم الکبیر للطبرانی، صحیح ابن حبان، شعب الایمان، مسند ابی یعلیٰ، الدعوات الکبیر للبیہقی، الزہد والرقائق لابن المبارک، العظمۃ لابی الشیخ، مسند البزار اور عمل الیوم واللیلۃ للنسائی وغیرہ میں بھی موجود ہے۔

حدیث کی تحقیق:

1۔امام حاکم رحمہ اللہ نے ’’مستدرک حاکم‘‘ میں اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے،اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے ’’تلخیص‘‘ میں ان کی موافقت کرتے ہوئے مذکورہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔اس کی عبارت گزر چکی ہے۔

2۔امام محدث ہیثمی رحمہ اللہ نے ’’مجمع الزوائد‘‘ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔اس کی عبارت بھی گزر چکی ہے۔

3۔ حضرت محدث عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ نے ’’التیسیر بشرح الجامع الصغیر‘‘ میں مذکورہ حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے:

(إن لله تعالى ملائكة سياحين) من «السياحة» وهي السير (في الأرض) في مصالح الناس، وفي رواية بدله: في الهواء (يبلغوني من) وفي رواية: عن (أمتي) أمة الإجابة (السلام) ممن سلم علي منهم وإن بعد قطره أي فيرد عليهم بسماعه منهم، وسكت عن الصلاة، والظاهر أنهم يبلغونها أيضًا (حم ن حب ك عن ابن مسعود) بأسانيد صحيحة. (حرف الهمزة)

4۔ حضرت محدث عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ نے ’’فیض القدیر‘‘ میں امام حاکم،امام ذہبی اور امام ہیثمی رحمہم اللہ کے حوالے سے مذکورہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے:

٣٢٥٥- (إن لله تعالى ملائكة) جمع ملك، ونكره على معنى بعض صفته كذلك (سياحين) بسين مهملة من السياحة وهي السير، يقال: «ساح في الأرض يسيح سياحة» إذا ذهب فيها، أصله من السيح وهو الماء الجاري المنبسط (في الأرض) في مصالح بني آدم، وفي رواية بدله: في الهواء (يبلغوني من) وفي رواية: عن (أمتي) أمة الإجابة (السلام) ممن يسلم علي منهم وإن بعد قطره وتناءت داره أي فيرد عليهم سماعه منهم كما بين في خبر آخر، وهذا التعظيم للمصطفى ﷺ وإجلالا لمنزلته حيث سخر الملائكة الكرام لذلك. قال السبكي: قال ابن بشار: تقدمت إلى قبر النبي ﷺ فسلمت فسمعت من داخل الحجرة الشريفة: وعليك السلام. (حم ن) في الصلاة (حب ك) في التفسير، كلهم (عن ابن مسعود) قال الحاكم:

صحيح، وأقره الذهبي، وقال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح. قال الحافظ العراقي: الحديث متفق عليه دون قوله: «سياحين».

5۔ حضرت علامہ سمہودی رحمہ اللہ نے ''وفاءالوفاء'' میں ''مسند بزار'' کی روایت کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے:

وروى البزار برجال الصحيح عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه عن النبي ﷺ قال: «إن لله ملائكة سيّاحين يبلغونّي عن أمتي». قال: وقال رسول الله ﷺ: «حياتي خير لكم، تحدثون ويحدث لكم، ووفاتي خير لكم، تعرض علي أعمالكم، فما رأيت من خير حمدت الله عليه، وما رأيت من شر استغفرت الله لكم».

(الفصل الثاني في بقية أدلة الزيارة وإن لم تتضمّن لفظ الزيارة نصّا)

6۔ حضرت محدث سخاوی رحمہ اللہ نے ''القول البدیع'' میں امام حاکم کے حوالے سے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے:

وعن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: «إن لله ملائكة سياحين يبلغوني عن أمتي السلام». رواه أحمد والنسائي والدارمي وأبو نعيم والبيهقي والخلعي وابن حبان والحاكم في «صحيحهما» وقال: صحيح الإسناد.

(الباب الرابع: في تبليغه ﷺ سلام من يسلم عليه ورده السلام)

7۔ حضرت علامہ عزیزی رحمہ اللہ نے ''السراج المنیر'' میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے:

(أن لله تعالى ملائكة سياحين) من السياحة وهي السير (في الأرض) وفي رواية بدله: في الهواء (يبلغوني من أمتي السلام) وفي رواية: «عن» بدل «من»، أي يبلغوني سلام من سلم عليّ منهم وإن بعد قطره أي فيرد عليه بسماعه منهم. قال المناوي: وسكت عن الصلاة، والظاهر أنهم يبلغونها أيضًا. (حم ن حب ك) عن ابن مسعود. قال الشيخ: حديث صحيح.

(حرف الهمزة)

8۔ حافظ ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''جلاءالافہام'' میں مذکورہ حدیث ''سنن النسائی'' کے حوالے

سے ذکر کر کے فرمایا کہ: اس کی سند صحیح ہے:

وَمن حَدِيثه أَيْضا مَا رَوَاهُ النَّسَائِيّ من حَدِيث سُفْيَان عَن عبد الله بْن السَّائِب عَن زَاذَان عَن عبد الله بن مَسْعُود رَضِي الله عَنهُ عَن النَّبِي ﷺ قَالَ: «إِن لله مَلَائِكَة سياحين يبلغوني عَن أمتِي السَّلَام». وَهَذَا إِسْنَاد صَحِيح. (الْفَصْل الأول: حَدِيث ابْن مَسْعُود)

فوائد:

مذکورہ حدیث اور تفصیل سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

1۔ مذکورہ حدیث صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے زمین پر ایسے فرشتے مقرر ہیں کہ وہ امتیوں کا سلام حضور اقدس ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ اور محدثین کرام نے اس بات کی صراحت فرمائی ہے کہ فرشتے درود اور سلام دونوں پہنچاتے ہیں، اس کی تائید حضرت ابوالشیخ رحمہ اللہ کی روایت کردہ اُس صحیح حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود وسلام پڑھتا ہے تو میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو مجھ پر دور سے درود وسلام پڑھتا ہے تو فرشتوں کے ذریعے مجھ تک پہنچادیا جاتا ہے۔‘‘ اور اس بات پر اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع بھی ہے، جس کی تفصیل ماقبل میں مذکور اسی سلسلہ اصلاحِ اغلاط کے سلسلہ نمبر 516 میں ملاحظہ فرمائیں۔

3۔ جب فرشتے حضور اقدس ﷺ کو امتیوں کا سلام پہنچاتے ہیں تو حضور اقدس ﷺ اس کا جواب بھی دیتے ہیں، جیسا کہ ’’سنن ابی داود‘‘ کی صحیح حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’جو شخص بھی مجھ پر سلام پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح میری طرف متوجہ فرمادیتے ہیں یہاں تک کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔‘‘ جس کی تفصیل ماقبل میں مذکور اسی سلسلہ اصلاحِ اغلاط کے سلسلہ نمبر 520 میں ملاحظہ فرمائیں۔

4۔ یہ مذکورہ ساری صورتحال بھی اس بات کی دلیل ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو عالمِ برزخ میں اپنی قبر مبارک میں حیات حاصل ہے۔

5۔ مذکورہ حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہو جاتی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہر جگہ حاضر نہیں، بلکہ اپنے روضہ اقدس میں موجود ہیں، کیوں کہ اگر ہر جگہ حاضر ہوتے تو انھیں فرشتوں کے ذریعے درود وسلام پہنچانے کی ضرورت نہ تھی بلکہ وہ خود ہی سن لیا کرتے، یعنی یہ قریب اور دور کا فرق نہ ہوتا، حالاں کہ یہ فرق خود احادیث سے ثابت ہے۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
7 رجب المرجب 1442ھ/ 20 فروری 2021